بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹی شرٹ پر تصویر پرنٹ کرنے کا کام کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہم کسٹمر کے کہنے پر ٹی شرٹ کے اوپر تصویر بناتے ہیں، جس تصویر وہ ڈیمانڈ کرے، اب وہ کوئی بھی ہو، اس طرح کا کام حلال ہے یا حرام؟

جواب

ٹی شرٹ پر جاندار کے چہرے والی تصویر بنانا ناجائز و گناہ ہے، لہذا اس طرح کا کام کرنا جائز نہیں ہے، اور جس نوکری میں کوئی ناجائز کام کرنا پڑے، وہ نوکری کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ ہاں! جاندار کی بیک سائیڈ کی تصویر بنا سکتے ہیں، جس میں چہرہ سامنے نہ ہو، یا چہرے کے علاوہ، صرف نیچے والے دھڑ کی تصویر بنا سکتے ہیں، کہ تصویر میں اصل چہرہ ہے۔ اسی طرح کسی بے جان چیز مثلاً درخت، پتھر پودے وغیرہ کی تصویر بنا سکتے ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث پاک میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "إن أشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیامة المصورون"ترجمہ: بے شک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب والے وہ ہیں جو تصویر بنانے والے ہیں۔ (صحیح البخاری، صفحہ 1097، حدیث 5950، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شرح معانی الآثار میں ہے "عن ابی ھریرة، قال: الصورة الراس فکل شئی لیس لہ راس فلیس بصورة"ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: تصویر سر (چہرے) کا نام ہے، لہذا جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔ (شرح معانی الآثار، باب الصور تکون فی الثیاب، ج 4، ص 287، عالم الکتب، بیروت)

سنن الترمذی میں ہے، حضرت سیدنا جبریل امین علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تصویروں کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: "فمر برأس التمثال الذي بالباب فليقطع فيصير كهيئة الشجرة"ترجمہ: دروازے پر جو تصویر ہے، آپ اس کے متعلق حکم فرمادیجئے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے، تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 2806، ص 1026، دار ابن کثیر)

صحیح بخاری میں ہے "عن سعيد بن أبي الحسن قال: كنت عند ابن عباس رضي الله عنهما: إذ أتاه رجل فقال: يا أبا عباس، إني إنسان، إنما معيشتي من صنعة يدي، وإني أصنع هذه التصاوير. فقال ابن عباس: لا أحدثك إلا ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، سمعته يقول: (من صور صورة فإن الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح، وليس بنافخ فيها أبدا). فربا الرجل ربوة

شديدة واصفر وجهه، فقال: ويحك، إن أبيت إلا أن تصنع، فعليك بهذا الشجر، كل شيء ليس فيه روح" ترجمہ: حضرت سعید بن ابی الحسن سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا، بولا اے ابن عباس! میں ایسا شخص ہوں کہ میری روزی میری ہاتھ کی کاریگری میں ہے، اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ میں تم کو نہیں خبر دیتا، مگر وہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سنا، میں نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالی اسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ اس میں روح کبھی نہ پھونک سکے گا۔ تو وہ شخص بہت سخت ہانپا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے، تو اس درخت یعنی ہر اس چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 2225، ص 396، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "قال أصحابنا وغيرهم من العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم، وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الأحاديث، سواء صنعه في ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو غير ذلك" ترجمہ: ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کرام نے فرمایا حیوانات کی تصویر بنانا شدید حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہے کیونکہ اس پر شدید وعید آئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، صفحہ 323، مطبوعہ: کوئٹہ)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے "وإن كانت مقطوع الرأس لا بأس به، وكذا الومحى وجه الصورة فهو كقطع الرأس" ترجمہ: اور اگر تصویر کا سر کٹا ہوا ہو، تو اس میں حرج نہیں، اور ایسے ہی جس تصویر کا چہرہ مٹا دیا گیا ہو، تو وہ بھی کٹے سر کی طرح ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 58، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے یہ ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو، ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے، وہ مال حلال بھی اس کے لیے حرام ہے، مال حرام ہے تو حرام در حرام۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاوی میں ہے "معصیت (ناجائز کام کرنے) پر اجرت بھی معصیت (ناجائز) ہوتی ہے۔ لہٰذا جس طرح تصویر بنانا حرام ہے، اس کی مزدوری لینا بھی حرام ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد 02، صفحہ 518، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5182

تاریخ اجراء: 25 محرم الحرام 1448ھ/11 جولائی 2026ء